Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | سوموار ۲۶ صفر ۱۴۱۱ ھ ، ۱۷ تبوک ۱۳۶۹ ہش ، ۱۷ ستمبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۶۱

ایک زندہ حقیقت

"جو رویت اور لقاء کے واقعات ہیں۔ یہ احمدیت میں ایک زندہ حقیقت کے طور پر جاری و ساری ہیں اور پیچھے رہنے والے نہیں ہیں۔ گذشتہ ایک صدی کے احمدیوں نے اپنے ایمان اور وفا سے ان کی حفاظت کی۔ مَیں آپ کو آج یہ متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ نے آنے والی صدی میں اسی طرح وفا اور ایمان کے ساتھ ان کی حفاظت نہ کی تو آپ خدا کے حضور جوابدہ ہوں گے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ
خطبہ فرمودہ ۲۷ اپریل ۱۹۹۰ء)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا تعالےٰ کی طرف تبتّل کرنا اور اس کو مقصود بنانا۔ اہل وعیال کی خدمت اسی لحاظ سے کرنا کہ وہ امانت ہے اس طرح پر دین محفوظ رہتا ہے کیونکہ اس میں خدا کی رضا مقصود ہوتی ہے لیکن جب دنیا کے رنگ میں ہو اور غرض وارث بنانا ہو تو اس طرح پر خدا کے غضب کے نیچے آجاتا ہے۔

اولاد تو نیکوکاروں اور ماموروں کی بھی ہوتی ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد بھی دیکھو کس قدر کثرت سے ہوئی کہ کوئی گن نہیں سکتا۔ مگر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اُن کا خیال اور طرف تھا بلکہ ہر حال میں خدا ہی کی طرف رجوع تھا۔۔۔۔ جب ایسے رنگ میں ہو جاوے تو وہ شیطان اور جذباتِ نفس سے الگ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ خدا کی راہ میں جان تک دینے میں بھی دریغ نہ کرے۔۔۔۔ خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ بے حد اطاعت ہو اور پوری عبودیت کا نمونہ دکھاوے۔ یہانتک کہ آخری امانت جان بھی دے دے۔۔۔۔ اگر وہ جانبازی کرنے والا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کو بڑا ہی پیارا اور محبوب ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۸۳-۳۸۴)

"یہ قاعدہ یاد رکھو کہ جب دعا سے باز نہیں آتا اور اس میں لگا رہتا ہے تو آخر دعا قبول ہو جاتی ہے مگر یہ بھی یاد رہے کہ باقی ہر قسم کی دعائیں طفیلی ہیں اصل دعائیں اللہ تعالےٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہئیں۔ باقی دعائیں خود بخود قبول ہو جائیں گی کیونکہ گناہ کے دُور ہونے سے برکات آتی ہیں۔ یوں دعا قبول نہیں ہوتی جو نری دنیا ہی کے واسطے ہو۔ اس لئے پہلے خدا تعالےٰ کو راضی کرنے کے واسطے دعائیں کرے اور وہ سب سے بڑھ کر دعا (ہمیں سیدھا رستہ دکھا۔ ناقل) ہے۔ جب یہ دعا کرتا رہے گا تو وہ منعم علیہم کی جماعت میں داخل ہوگا۔ جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کی محبت کے دریا میں غرق کر دیا ہے، ان لوگوں کے زمرہ میں جو منقطعین ہیں داخل ہو کر یہ وہ انعامات الٰہی حاصل کرے گا۔ جیسے عادت اللہ ہمیشہ سے جاری ہے۔ یہ کبھی کسی نے نہیں سُنا ہوگا کہ اللہ تعالےٰ اپنے ایک راستباز متقی کو رزق کی مار دے بلکہ وہ تو سات پُشت تک بھی رحم کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۸۶)

درخواست دُعا

○ مکرم مرزا عابد بیگ صاحب آف پتوکی جاپان میں شدید بیمار ہیں اور وہاں کے ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم ملک اللہ بخش صاحب کارکن وکالت دیوان کی اہلیہ شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم فتح محمد خان صاحب بیوت الحمد ربوہ کی اہلیہ صاحبہ لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سب کو کامل شفاء عطا کرے۔

○ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ تمام احمدی طلباء اور طالبات کو امتحانات میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ یونیورسٹیوں اور کالجوں کے داخلوں میں پیش آنے والی مشکلات دور فرمائے۔

ولادت

○ مکرم مسعود احمد خان صاحب آف اسلام آباد ابن مکرم محمد منظور احمد خاں صاحب آف گڑھی شاہو لاہور کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام ثناء کلثوم رکھا گیا ہے۔ یہ بچی مکرم کیپٹن عبدالخالق صاحب آف راولپنڈی کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

تقریب شادی

○ مکرم صداقت احمد قمر صاحب ابن مکرم ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب سابق معلم وقف جدید کا نکاح مورخہ ۲۴ اگست ۹۰ء بروز جمعۃ المبارک ہمراہ عزیزہ صغریٰ جبیں صاحبہ بنت مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سروعہ چک نمبر ۸۴، فتح ضلع بہاولپور کے ہمراہ مکرم ناصر احمد صاحب بھٹی معلم وقف جدید چک نمبر ۱۲۶ امرادنے پڑھا۔ اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے۔

اعمال کا محاسبہ اور پڑتال کرو

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ آپ سے راضی ہو

اوّلاً ہر ایک کام جب کرو۔ اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے۔ پھرتے۔ دشمنی میں۔ دوستی میں۔ عداوت اور محبت میں۔ مقدمہ ہو۔ صلح ہو۔ غرض ہر حالت میں یہ امر خوب ذہن نشین رکھو کہ نہیں معلوم موت کی گھڑی کس وقت آجاوے۔ وہ کونسا وقت ہوگا جب دنیا سے اٹھ جاویں گے اور اس وقت ماں، باپ۔ بیوی بچے دوست۔ یار۔ کنبے کے بڑے بڑے ہمدردی کا دم بھرنے والے انسان، مال، دولت، غرض کوئی چیز نہ ہوگی جو اس وقت ساتھ دے سکے۔ اس وقت اگر کوئی چیز ساتھ جاسکے گی تو وہ وہی

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷ تبوک ۱۳۶۹ ہش ـــ ۱۷ ستمبر ۱۹۹۰ء

قبولیّت دعا کا راز

ہم حضرت امام جماعت احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہر قدم پر آپکی نصرت فرمائے) کا وہ خطبہ جو حضور انور نے ۲۴ اگست ۱۹۹۰ء کو ارشاد فرمایا تھا اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں۔ اب ہم اسی خطبہ کا ایک اقتباس پیش کرتے ہیں۔ حضور انور فرماتے ہیں

"پس ایک جماعت ہے اور صرف ایک جماعت ہے.... جس کے متعلق خدا نے یہ مقدر کر رکھا ہے کہ اگر عالم اسلام کو بچایا گیا تو اس جماعت کی دعاؤں سے بچایا جائے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت میں پناہ لیں۔ آپؐ کی تعلیم میں پناہ لیں۔ آپؐ کے کردار میں پناہ لیں۔ آپؐ کی سُنّت میں پناہ لیں۔ اور پھر دعائیں کریں۔"

احمدیہ جماعت نے ہمیشہ دعاؤں سے کام لیا ہے۔ عُسر میں بھی اور یُسر میں بھی۔ آرام کی حالت میں بھی اور تکلیف کی حالت میں بھی خوشی کے مواقع پر بھی اور غموم و ہموم کے ایّام میں بھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے دعاؤں ہی کے نتیجہ میں ـــ دعاؤں ہی کو قبول کرتے ہوئے ہمیشہ جماعت کے قدم کو آگے سے آگے بڑھنے کی توفیق اور حوصلہ دیا ہے دل کو سکینت عطا کی ہے۔ اور ذہنوں کو جلا۔

اوپر دئے گئے اقتباس میں جو بات خاص طور پر قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کیلئے۔ اور خاص طور پر خاص دعاؤں کی قبولیت کیلئے۔ بلکہ یوں کہئے کہ ان دعاؤں کی قبولیت کیلئے جن کا محور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہوں یا حضور اقدسؐ کی پیشگوئیاں ہوں۔ لازم ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت میں پناہ لی جائے۔ آپؐ کی تعلیم میں پناہ لی جائے اور آپؐ کے کردار میں پناہ لی جائے۔

اور ایسا ہم اسی وقت کر سکتے ہیں جب ہمیں حضور اقدسؐ کی عظمت کا ادراک ہو۔ جب ہمیں حضور اقدسؐ کی تعلیم سے آگاہی ہو اور جب ہم حضور اقدسؐ کے کردار کو پہچانتے ہوں۔ اور اچھی طرح جانتے ہوں۔

پس دعاؤں کی ضرورت ہے۔ بہت ہی خصوصی دعاؤں کی ضرورت۔ آئیے ہم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا ادراک کریں، حضور کی تعلیم پر دل و جان سے عمل کریں اور حضور کے کردار کو اپنائیں۔ اور اسی اسوۂ حسنہ میں اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو ڈھال لیں۔ خدائے ذوالجلال ہمیں اس کی توفیق ارزانی فرمائے۔

یہ ملاقات کا موسم ہے ملاقات کرو
دل میں جو بات اتر جائے وہی بات کرو
بات کرنے سے یہ بہتر ہے سُنو، خوب سُنو
اذن ہونے پہ بیاں اپنے بھی حالات کرو

ابوالاقبال

○

کل بات ہم نے ان سے جو کہہ دی کھری کھری
ہلکی سی ہو گئی ہے، طبیعت بھری بھری

ظلم و جفا و جَور سے کھیلا کئے مگر
منصوبہ بندی رَہ گئی ان کی دھری دھری

توحیدِ حق کے ماننے والوں کی بد عتیں
دیکھیں جو برہمن نے پکارا ہری ہری

کذب و دغا سے پاک بھی ہوگا معاشرہ؟
کب تک رہے گی قوم کی غیرت مَری مَری؟

اظہارِ دردِ پیشِ ستم گر میں کیا کروں
ساون کے اندھے کو لگے ہر شے ہری ہری

ہوگا مآل سامنے ان کا بروزِ حشر
دیکھیں گے اپنی کھیتیاں ساری چَری چَری

جس کھیل میں ہیں مبتلا چھوٹے بڑے تمام
ماجدؔ یہ بازی آج بھی، کل بھی ہَری ہَری

غلام دستگیر ماجد

○

سیّدنا بانیٔ خدام الاحمدیہ حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:۔
"میرے نزدیک خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ مہینہ دو مہینہ میں ایک دن ایسا مقرر کر دیں جس میں ساری جماعت کو شمولیت کی دعوت دیں۔ بلکہ میرے نزدیک شاید یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ بجائے ایک گھنٹہ کام کرنے کے سارا دن کام کے لئے رکھا جائے۔"
(مشعل راہ صفحہ ۹۷)

آخری آدمی نہ بنو

سیّدنا حضرت فضل عمر کا ارشاد ہے۔
"تمہیں کوشش کرنا چاہیئے کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے بنو اور اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہ آسکو تو کوشش کرو کہ درمیانی درجہ تمہیں میسّر آجائے۔ اگر تم درمیان میں بھی شامل نہ ہو سکو تو اس کے بعد جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکو لے لو اور کم از کم یہ کوشش کرو کہ تم آخری آدمی مت بنو۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا دوست محمد شاہد
مورخ احمدیت

تاریخ اسلام کا ایک ورق

مدینہ منورہ میں اسلام کی پہلی مثالی سلطنت کا قیام حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کا ایک بھاری معجزہ اور خارق عادت نشان ہے جس کی عظمت و جلالیت کا حقیقی تصور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے پس منظر کا بغور مطالعہ کرتے ہوئے ہجرت مدینہ کے واقعات اور خصوصاً کفار مکہ کے اس ظالمانہ اور انسانیت سوز فیصلہ کی جزئیات و تفصیلات پر بھی تحقیقی نظر ڈالی جائے جو انہوں نے نبوت کے تیرھویں سال دار الندوہ میں کیا تھا۔

دار الندوہ خانہ کعبہ کے قریب ایک قومی عمارت تھی۔ جو قریش کے مورث اعلیٰ قصی بن کلاب بن مرہ نے قریباً ۴۴۰ عیسوی میں حکمران ہونے کے بعد تعمیر کرائی تھی۔ اس کا دروازہ خانہ کعبہ کی طرف کھلتا تھا۔ اور اس میں صرف قریش کے عمائد و رؤساء ہی اہم قومی مشوروں کے لئے جمع ہو سکتے تھے۔ جن میں چالیس سال سے کم عمر رکھنے والوں کا داخلہ ممنوع تھا۔ (تاریخ الاسلام السیاسی الجزء الاول صـ۶۲ تالیف ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن پروفیسر تاریخ اسلامی مصر طبع اول ۱۹۳۵ء۔ العرب قبل الاسلام از جرجی زیدان جزء اول صـ۲۳۶ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

جمہوری حکومت

مصر کے ممتاز مورخ الدکتور حسن ابراہیم حسن قریش کے نظام حکومت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ... یعنی بنو کنانہ (قریش اسی قبیلہ کی ایک شاخ ہیں) نے ان حکومتوں کی طرز پر جمہوری حکومت کی بنیاد رکھی جو بلاد عرب میں متفرق طور پر موجود تھیں (تاریخ الاسلام السیاسی صـ۶۸)

مشرکین مکہ نے جب دیکھا کہ مظلوم بے کس اور نہتے مسلمانوں (جنہیں وہ "صابی" کے حقارت آمیز نام سے پکارنے میں عزت محسوس کرتے تھے) کے خلاف قتل و غارت۔ ایذا رسانی۔ ہنگامے۔ مظاہرے بدزبانیاں اور بائیکاٹ۔ الغرض سب تشدد انگیز حربے بری طرح ناکام ہو چکے ہیں اور یہ لوگ ہر نوع کی قربانی کے باوجود اپنے دین پر ڈٹ گئے ہیں اور مدینہ اور اس کے ماحول میں اسلام کی شان و شوکت اور مقبولیت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے تو وہ سخت دہشت زدہ اور غضبناک ہو گئے اور انتقامی روح نے انکے اندر زبردست آگ لگا دی۔

دار الندوہ میں اجتماع

جیسا کہ علامہ حضرت ابوجعفر محمد بن جریر الطبری (متوفی ۳۱۰ھ) نے اپنی تاریخ طبری میں لکھا ہے۔ اس مرحلہ پر تمام رؤسائے قریش و صنادید مکہ کا دار الندوہ میں خصوصی اجتماع ہوا۔ جس میں ہر قبیلہ کے ارباب حل و عقد شامل ہوئے۔ حضرت علامہ ابن قیم جوزی (۶۹۱ھ۔ ۷۵۱ھ) زاد المعاد میں فرماتے ہیں ... یعنی اہل رائے اور کار پردازان حج میں سے کوئی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشورہ میں باہر نہیں رہا۔ مورخین نے شریک اجلاس ہونے والوں کی تعداد سَو کے قریب بیان کی ہے۔ بہ الفاظ دیگر یہ مکہ کے عوام کا ایک نمائندہ اجتماع تھا جو ان کی امنگوں اور خواہشات کا آئینہ دار تھا جو "صابیوں" کے تیرہ سالہ مسئلہ کو فوری طور پر حل کرنے کے لئے خدا کے پہلے گھر کے سایہ تلے مکہ کی پاک سرزمین میں منعقد کیا گیا۔

نجد کی مداخلت

یہ اجتماع اگرچہ وسط حجاز میں واقع مکہ مرکزی قبائل حکومت کے مندوبین کا تھا اس میں نجد نے بھی بالواسطہ طور پر مداخلت کی چنانچہ تاریخ اسلام کے قدیم لٹریچر میں یہ روایت بڑی کثرت اور تواتر اور وضاحت کے ساتھ موجود ہے کہ ایک جبہ پوش شیطان سیرت بوڑھا شیخ نجدی بھی اس خفیہ کارروائی میں شروع ہی سے شامل ہو گیا تھا۔ یہ بوڑھا نجدی کون تھا؟ اس کا نام کیا تھا؟ کب مکہ میں آیا؟ کس راہ سے سفر کر کے پہنچا؟ مکہ والوں کی قومی مجلس شوریٰ میں کیونکر داخل ہونے میں کامیاب ہوا؟ اسے مشورہ دینے کا حق کیسے دیا گیا؟ یہ شخص ذاتی حیثیت سے آیا تھا یا نجد کے کسی قبیلہ (مثلاً غطفان۔ ہوازن۔ سلیم۔ حلیم) آنحضرت کو اس قبیلہ کی سرکوبی کے لئے مع صحابہؓ ۳ھ میں نجد تشریف لے جانا پڑا تھا) کا نمائندہ تھا۔ یا مدینہ اور خیبر کے ارد گرد آباد یہودیوں کا ایجنٹ تھا؟ تاریخ اس بارے میں آج تک خاموش ہے۔ ممکن ہے جس وقت مسلمان اسرائیلی مملکت پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور یہودیوں کی خیانتوں اور شرارتوں کا پرانا ریکارڈ فراہم ہو جائے تو اس پر اسرار واقعہ کی گم شدہ کڑیوں کا بھی کوئی سراغ مل جائے

ابوجہل کا مشورہ

دار الندوہ میں متعدد مطالبات پیش کئے گئے۔ بعض نے آنحضرت کو مکہ سے خارج کرنے اور بعض نے نظر بند کر دینے کا مشورہ دیا۔ مگر ابوجہل نے یہ رائے دی کہ ہر قبیلہ کے منتخب نوجوان ایک ہی بار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کام تمام کر دیں۔ آل ہاشم کو سب عرب قبائل کے خلاف جنگ کرنے کی جرأت نہ ہو گی۔ اس لئے ہم سب اس کا خون بہا ادا کر دیں گے۔ قانونی اغراض بھی پوری ہو جائیں گی اور ہمارا "دین ابراہیمی" بھی اس نئے مدعی نبوت سے محفوظ ہو جائے گا۔

شیخ نجدی نے ابوجہل کی پرزور تائید کی اور کہا کہ یہ شخص صائب الرائے ہے اور اس کی تجویز قابل عمل بھی ہے اس پر تمام لوگوں نے بہ اتفاق رائے اس کے حق میں ووٹ دیا۔ چنانچہ طبری اور زاد المعاد میں لکھا ہے "یہ ان کا اجتماعی فیصلہ تھا"

قرآن مجید میں ذکر

قرآن مجید میں اس واقعہ کا ذکر بہ این الفاظ ملتا ہے .. (الانفعال: ۳۰) یا رسول اللہ اس وقت کو یاد کر جب کفار تیرے متعلق تدبیریں کر رہے تھے تاکہ تجھے ایک جگہ محصور کر دیں یا قتل کر دیں یا مکہ سے خارج کر دیں۔ وہ بھی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ بھی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ تدبیر کرنے والوں میں بہتر تدبیر کرنے والا ہے

وحی کے مطابق ہجرت کی تیاری

ادھر دشمنان اسلام نے یہ سازش کی۔ ادھر خدائے علیم و خبیر نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی اس شرمناک منصوبہ سے آگاہ فرما دیا اور یثرب کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی اور حکم دیا کہ آپ آج کی رات مکہ میں نہ گزاریں۔

حاکم نے مستدرک (جلد ۳) میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیلؑ سے پوچھا کہ ہجرت میں میرا ساتھی کون ہو گا؟ جواب ملا۔ ابوبکر صدیق رضؓ چنانچہ حضور علیہ السلام حضرت ابوبکر کے گھر تشریف لے گئے اور انہیں فرمان خداوندی سے اطلاع دی اور ان کو ہجرت کے جملہ ضروری انتظامات مکمل کرنے اور رات کو تیار رہنے کی ہدایت دے کر واپس اپنے کاشانہ مبارک میں پہنچے اور اسد اللہ الغالب حضرت علی بن ابی طالب کو اہل مکہ کی امانتیں سپرد کر کے ان کو اپنے بستر پر سو جانے کا ارشاد فرمایا۔

مکان مبارک کا محاصرہ

دار الندوہ کی قرارداد کو فی الفور نافذ کرنے کے لئے مختلف قبائل کے چیدہ جنگجو اور مسلح نوجوانوں نے شہنشاہ نبوتؐ کے مکان مبارک کو گھیرے میں لے لیا۔ تاکہ آپ جونہی باہر آئیں حملہ کر کے قتل کر دیا جائے۔ ان ظالموں نے جو اپنے ناپاک ارادہ کو جلد تر مکمل کرنا چاہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر بھی پھینکے۔ جیسا کہ مسند احمد بن حنبل میں بروایت حضرت ابن عباس منقول ہے (الفتح الربانی جلد ۲۰۔ ابواب ہجرت النبی)

حضرت علامہ حسین بن محمد الدیار بکری سمہودی (متوفی ۹۶۶ھ۔ ۱۵۵۹ء) "وفاء الوفا باخبار دار المصطفےٰ" جلد اول صـ۱۶۹ پر لکھتے ہیں کہ دوران محاصرہ بدبخت لعین ابوجہل نے طنزاً کہا کہ یہ وہ شخص ہے جو کہا کرتا ہے کہ اگر تم اس کی پیروی کرو گے تو عرب و عجم کے بادشاہ بن جاؤ گے اور آخرت میں تمہیں باغات ملیں گے۔ جن سے تم کھاؤ گے اور اگر تم پیروی نہیں کرو گے تو دنیا میں ہلاکت کا شکار ہو گے اور قیامت کو آگ میں پڑو گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا۔

"ہاں! خدا کی قسم! میں اب بھی یہی کہتا ہوں اور ایسا ہی ہو گا۔ اور تم انہی میں شامل ہو۔"

غار ثور تک

اس مہیب اور خطرناک ماحول میں جبکہ رات کی تاریکی ہر طرف چھائی ہوئی تھی اور مسلح دشمن تلواریں سونتے کھڑے تھے۔ خدا تعالیٰ نے جیسا کہ سورہ یٰسین میں ذکر ہے۔ ان سب اشقیا کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اور آنحضرت ان کے سروں پر خاک ڈال کر چلے گئے اور کامل سکون۔ غیر معمولی وقار اور بے مثال توکل کے ساتھ مکہ کی پیاری گلیوں میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے ہاں پہنچے اور کچھ وقت ان کے ہاں ٹھہرنے کے بعد ان کو ساتھ لیا اور یمن جانے والے راستہ پر جبل الثور کی طرف چل پڑے۔ (طبقات ابن سعد (باب ہجرۃ النبیؐ) تالیف علامہ محمد بن سعد (۱۶۸ تا ۲۳۰) جو مکہ مکرمہ سے قریباً ۵½ میل کے فاصلہ پر ایک اونچا پہاڑ ہے (بعض حجاج نے چھ میل لکھا ہے (حقیقت حج از منظور علی تائب۔ شملہ ۱۹۵۳ء صـ۲۲۲) جس کی چوٹی سے بحر احمر بھی صاف دکھائی دیتا ہے (مرآۃ الحرمین جلد ۱ صـ۶۱ تالیف ابراہیم رفعت پاشا طبع اول ۱۹۲۵ء) آنحضرتؐ اور آپ کے ساتھی پہاڑ کے دشوار گزار۔ پرپیچ اور کھردرے پتھروں میں سے ہوتے ہوئے اس کی بلند چوٹی تک پہنچے اور پھر اس میں واقع غار ثور میں داخل ہو گئے۔

حفاظت کے لئے غیبی سامان

بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں "اللہ جل شانہٗ نے اپنے نبیؐ معصوم کے محفوظ رکھنے کے لئے یہ امر خارق دکھلایا کہ باوجودیکہ مخالفین اس غار تک پہنچ گئے تھے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنے رفیق کے مخفی تھے مگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ نہ سکے۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ نے ایک کبوتر کا جوڑا بھیج دیا جس نے اسی رات غار کے دروازہ پر آشیانہ بنا دیا اور انڈے بھی دے دئیے اور اسی طرح اذن الٰہی سے عنکبوت نے اس گھر پر اپنا گھر بنا دیا جس سے مخالف لوگ دھوکا میں پڑ کر ناکام واپس چلے گئے۔" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۶۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مندرجہ بالا معجزے کا ذکر تاریخ اسلام کے جملہ قدیم ماخذوں میں موجود ہے۔ خدائی حکمتوں اور قدرتوں کی بھی کیا شان ہے کہ اس نے شہ لولاکؐ کی حفاظت کا کام تارِ عنکبوت جیسی کمزور چیز سے لے کر دکھلا دیا اور تلواروں والے بے نیلِ مرام پلٹ آئے۔

کمال شجاعت اور عدیم المثال توکل

دنیائے اسلام کے لئے یہ ایک انتہائی نازک اور سنگین مرحلہ تھا۔ کیونکہ یہی وہ مقام ہے جہاں سے یا تو اسلامی حکومت کی بنیاد پڑنے والی تھی یا اس کا خاتمہ ہونے والا تھا۔ خون کا پیاسا دشمن غار پر آن پہنچا۔ اور مختلف قسم کی تدبیریں کرنے لگا تھا۔ بعض کہتے تھے کہ اس غار کی تلاش کرو کیونکہ نشانِ پا یہاں تک آ کے ختم ہو جاتا ہے لیکن ان میں سے بعض کہتے تھے کہ یہاں انسان کا گزر اور دخل کیسے ہو گیا؟ مکڑی نے جالا تنا ہوا ہے۔ کبوتر نے انڈے دیئے ہوئے ہیں۔ اس قسم کی آوازیں اندر پہنچ رہی تھیں اور حضورؐ صاف ان کو سن رہے تھے۔ اس عالم میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ! اب تو وہ بالکل سر پر ہی آ پہنچے ہیں۔ اور اگر کسی نے ذرا نیچے نگاہ کی تو وہ دیکھ لے گا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمالِ شجاعت دیکھو! کہ دشمن سر پر ہے۔ گو آپ اپنے رفیقِ صادق سے فرماتے ہیں ... (توبہ۔۴۰) کچھ غم نہ کھاؤ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

غارِ ثور سے روانگی

احادیث صحیحہ اور تواریخ کی یقینی اور قطعی شہادت کے مطابق محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین راتیں غار ثور میں پناہ گزین رہے اور چوتھے روز علی الصبح مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ غار ثور سے آنحضور علیہ السلام کی روانگی کس تاریخ کو عمل میں آئی؟ اس بارے میں بہت اختلاف ہے۔ اور کتب سیر۔ تواریخ اور روایات و اقوال کی بنیاد پر کوئی حتمی رائے قائم کرنا مشکل ہے۔ البتہ دسویں صدی ہجری کے نامور مورخ اور فقیہہ حضرت الشیخ حسین بن محمد نے اپنی تحقیق کا نچوڑ درج ذیل الفاظ میں پیش کر کے ہمیں حقیقت کے بہت قریب لا کھڑا کیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

(تاریخ الخمیس جلد اوّل صفحہ ۳۲۳ طبع اول ۱۳۰۲ھ) یعنی ہجرت کا پہلا سال:۔

یہ وہ سال ہے جس کی ۲۸ صفر یا یکم ربیع الاوّل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ حضرت امام شیخ حسین بن محمد کا یکم ربیع الاوّل پر ۲۸ صفر کو مقدم کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ان کے نزدیک ۲۸ صفر کی تاریخ زیادہ قرینِ قیاس۔ صحیح۔ وقیع اور مستند ہے۔

اب اگر ہم مصری ہیئت دان اور ماہرِ فلکیات علامہ محمد مختار پاشا کی مشہور کتاب التوفیقات الالہامیہ کی روشنی میں ۲۸ صفر ۱ھ کو شمسی تاریخ میں تبدیل کریں۔ تو یہ ۱۱ ستمبر ۶۲۲ء بنتی ہے۔ اس حساب سے پیغمبر خدا ۸-۹-۱۰ ستمبر کو غارِ ثور میں جاگزیں رہے۔ ۷-۸ ستمبر کی درمیانی شب سفر میں گزری اور ۷ ستمبر کو دوپہر کے قریب دار الندوہ (یا بہ الفاظ علامہ عبداللہ العمادی قریش کے ایوان حکومت" ترجمہ طبقات ابن سعد جلد ۱ صفحہ ۱۰۵) میں آپ کو شہید کرنے کا رسوائے عالم فیصلہ کیا گیا۔

سراقہ بن مالک کا تعاقب

غار ثور سے روانگی کے بعد بنو مدلج کے امیر الرئیس سراقہ بن مالک کے تعاقب کا واقعہ پیش آیا۔ قریش نے آنحضرتؐ کو پکڑنے کے لئے سو اونٹوں کا انعام مقرر کر دیا تھا۔ سراقہ اسی انعام کے لالچ میں مدینہ کی راہ پر گھوڑا دوڑائے چلا جاتا تھا۔ جب وہ اتفاقاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا تو حضرت ممدوح کی بددعا سے اس کے گھوڑے کے چاروں سم زمین میں دھنس گئے اور وہ گر پڑا۔ اور پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ مانگ کر عفو تقصیر کے بعد لوٹ گیا۔

تاریخوں میں مزید لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے نہ صرف اسے امن کی تحریر لکھوا دی بلکہ اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ سراقہ! تمہارا کیا حال ہو گا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ (شہنشاہ ایران) کے کنگن ہوں گے۔ حضور کی یہ پیشگوئی حضرت عمر فاروق خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے بابرکت عہد خلافت میں حیرت انگیز طور پر پوری ہوئی۔ جب ایران پر اسلام کا پرچم لہرایا۔ تو سراقہ کو سچ مچ کسریٰ کے کنگن پہنائے گئے

؎ گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

ابوجہل اور سراقہ کی مراسلت

سراقہ بن مالک نے کئی روز تک آنحضورؐ سے ملاقات کا یہ ایمان افروز واقعہ لوگوں پر مخفی رکھا۔ لیکن جونہی آنحضرتؐ کے مدینہ منورہ بخیریت پہنچنے کی قطعی اطلاع ان کو پہنچی۔ انہوں نے اس کا انکشاف کر دیا۔ جب اس بات کے عام چرچے ہونے لگے تو روؤسائے قریش کو یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ کہیں لوگوں کی بڑی تعداد "صابی" یعنی مسلمان نہ ہو جائے۔ اس پر ابوجہل نے سراقہ کو دو شعر لکھ بھیجے۔ یعنی اے بنی مدلج میں تمہارے احمق (سردار) سراقہ سے ڈرتا ہوں جو لوگوں کو محمدؐ کی مدد کے لئے برانگیختہ کرنے والا ہے تم پر لازم ہے کہ اپنی جمعیت میں انتشار پیدا نہ کرو ورنہ عزت و سیادت کے بعد تمہارا شیرازہ بکھر جائے گا۔

سراقہ بن مالک نے ان اشعار کا یوں جواب دیا۔

اے ابوالحکم! اگر تو میرے گھوڑے کی ٹانگوں کے دھنس جانے کا واقعہ مشاہدہ کر لیتا تو بخدا حیرت زدہ رہ جاتا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول برحق ہونے میں قطعاً شک نہ کر سکتا۔ آپ تو مجسم برہان ہیں۔ پس کون ہے جو آپ کے سامنے دم مار سکے۔

(بلوغ الامانی شرح الفتح الربانی ترتیب مسند احمد بن حنبل جلد ۲۰ صفحہ ۲۸۸)

اسی سلسلہ میں مزید لکھا ہے

تجھے چاہیئے کہ اپنی قوم کو آپ کا مقابلہ کرنے سے روک دے کیونکہ میں خیال کرتا ہوں کہ آنحضرتؐ (کی فتح و ظفر) کے جھنڈے عنقریب لہرانے لگیں گے۔ (ایضاً)

قبا میں آمد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ عسفان۔ امج۔ قدید۔ خرار۔ جناحہ اور عرج وغیرہ مقامات سے ہوتے ہوئے اور تقریباً ڈھائی سو میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد قبا میں جلوہ افروز ہوئے جو مدینہ منورہ سے تین میل پر ایک بالائی آبادی ہے۔ متواتر روایات کے مطابق یہاں حضورؐ کی تشریف آوری ۸ ربیع الاوّل ۱ھ بمطابق ۲۰ ستمبر ۶۲۲ء بروز دوشنبہ ہوئی۔

قبا میں انصار کے بہت سے خاندان آباد تھے جن میں سب سے ممتاز حضرت عمرو بن عوف کا خاندان تھا۔ اکثر صحابہؓ جو مظالم قریش سے تنگ ہو کر ہجرت کر آئے تھے۔ انہی کے ہاں مقیم تھے آنحضور علیہ السلام نے بھی ازراہِ شفقت اسی مبارک خاندان کو شرف مہمان نوازی بخشا۔ قبا میں قیام کے دوران کا قابل ذکر واقعہ مسجد قبا کی تعمیر ہے جو اسلام کی پہلی تاریخی مسجد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفسِ نفیس اس کی تعمیر میں سرگرم حصہ لیا۔ اور دوسرے صحابہؓ کے ساتھ پتھر اٹھائے۔

آفتاب رسالتؐ کا طلوع

مورخین اور سیرت نگار اکثر و بیشتر اس رائے پر متفق ہیں۔ کہ آنحضرتؐ کا قبا میں عرصۂ قیام صرف چار دن تھا۔ مگر صحیح بخاری میں جو اصح الکتاب بعد کتاب اللہ ہے چودہ دن لکھے ہیں۔ حضرت انسؓ بن مالک کی روایت بھی اس کی موید ہے (عینی شرح بخاری جلد ۲ صفحہ ۳۵۲ و وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ جلد اوّل) اس حساب کی رو سے افقِ یثرب پر آفتابِ رسالت کا طلوع ۲۲ ربیع الاوّل ۱ھ مطابق ۴ اکتوبر ۶۲۲ء بروز سوموار ہوا۔

اس قدیم شہر کی بنیاد عمالیق نے رکھی اور اس کی تعمیر کا زمانہ ۱۶۰۰ قبل مسیح اور ۲۲۰۰ قبل مسیح کے درمیان ہے (ارض القرآن صفحہ ۹۹ از علامہ سلیمان ندوی)

والہانہ استقبال

آنحضرتؐ کے داخل یثرب ہونے سے اسلام کے جدید اور انقلابی دور کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ مبارک دن مدینہ والوں کے لئے جشن عید سے کہیں بڑھ کر تھا۔ حضور علیہ السلام کی آمد کا کئی ایام سے نہایت شدت اور بے تابی سے انتظار ہو رہا تھا۔ جونہی آپ مدینہ کی سرزمین میں داخل ہوئے۔ مدینہ کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی اور پوری آبادی جان و دل فرشِ راہ کئے استقبال کے لئے امڈ آئی۔ تقریباً پانچ سو انصاری بزرگوں نے آگے بڑھ کر آپ کے مقدس قافلہ کا پرجوش خیر مقدم کیا۔

اس وقت مسلمان خواتین اور بچیاں اپنے گھروں کی چھتوں پر یہ اشعار گا رہی تھیں۔ یعنی۔ چودھویں کا چاند وداع کے موڑ پر چڑھا ہے اور جب تک خدا کی طرف سے دنیا میں کوئی منادی موجود رہے ہم پر اس کے احسان کا شکر واجب ہے۔ اے وہ جس کو خدا نے ہم میں مبعوث فرمایا ہے۔ تو وہ امر لے کے آیا ہے جس کی پوری اطاعت کی جائے گی۔

پورا مدینہ اس پیارے نغمے سے گونج اٹھا۔ اس دن مسلمان بچوں کی خوشیوں کا بھی کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ وہ گلی کوچوں میں "جاء محمد" اور "جاء رسول اللہ" کے نعرے بلند کر رہے تھے۔ سیدنا بلالؓ کے ہموطن افریقی غلام بھی اس مقدس تقریب کی مسرتوں میں برابر شامل تھے اور اپنی محبت و عقیدت کے اظہار کے لئے تلوار کے کرتب دکھاتے پھر رہے تھے۔ انصارِ مدینہ حضورؐ کا پرانوار اور حسین و جمیل اور مبارک چہرہ دیکھ دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے تھے۔ انہوں نے خدا کا عملی شکر بجا لانے کے لئے اونٹوں اور گائیوں کی قربانیاں دیں۔

(الفتح الربانی جلد ۲۰ ترتیب مسند احمد بن حنبل)

جب حضور شہر کے اندر داخل ہوئے تو ہر شخص کی دلی تمنا تھی کہ حضور اسی کے پاس قیام فرمائیں۔ حضور کی اونٹنی قصوا بنو نجار کے محلہ میں پہنچی۔ اس جگہ بنو نجار کے قدوسی ہتھیاروں سے سجے ہوئے قطار در قطار آپ کے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ اور ان میں سے ہر ایک خواہشمند تھا کہ کاش اس کو حضور کی میزبانی کا اعزاز نصیب ہو جائے۔ یہ ذوق و شوق اب ایسے نقطۂ عروج تک پہنچ گیا کہ بعض عشاقِ رسولؐ فرطِ عقیدت اور جوشِ محبت میں آپ کی اونٹنی کی باگوں کو پکڑ لیتے تھے اور التجا کرتے کہ آقا ہمارے گھر حاضر ہیں۔ حضور اُن کے اخلاص کو دیکھتے اور "بارک اللہ فیکم" کے دعائیہ کلمات سے ان کا شکریہ ادا کرتے۔ نیز فرماتے۔ میری اونٹنی کو چھوڑ دو۔ یہ اس وقت مامور ہے۔ رفتہ رفتہ اونٹنی آگے بڑھی۔ اور تھوڑی دیر خراماں خراماں چلتے ہوئے

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

روسی قیادت میں اختلافات

گلف کے بحران نے روس میں اصلاحات کے حامیوں اور مخالفوں کے درمیان موجود اختلافات کو اور زیادہ بڑھا دیا ہے۔ اصلاحات کے حامیوں میں سوویت وزارت خارجہ اور اسکے وزیرِ خارجہ مسٹر شیورناٹزے ہیں اور دوسری طرف سخت موقف رکھنے والے فوجی افسران ہیں جو کہ فوجی بجٹ میں کٹوتی اور صدر گورباچوف کی پالیسیوں کیوجہ سے فوج کے اثرورسوخ میں کمی ہونے سے پہلے ہی اس پروگرام کے سخت مخالف ہیں۔

اصلاحات کا حامی گروہ، جن کی سربراہی مسٹر شیورناٹزے کے ہاتھ میں ہے ـ عراق کی جارحیت کے خلاف بین الاقوامی برادری کے ساتھ مل کر چلنا چاہتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف روس کی فوج کے روایتی نمائندے ہیں جن کے لئے امریکہ ہمیشہ سے روس کا سب سے بڑا دشمن رہا ہے ـ اس طبقے نے کئی دفعہ روس کی مشرقی یورپ سے پسپائی پر تنقید کی ہے ـ اور مسٹر گورباچوف کی فوجی بجٹ میں کٹوتی کو وہ سوشلسٹ تحریک سے غداری کے مترادف سمجھتے ہیں ـ اس قسم کے لوگوں کیلئے سعودی عرب اور کویت جیسے امریکہ کی پیٹھو اور کمیونسٹ مخالف بادشاہتوں کی حفاظت کی خاطر عرب دنیا میں روس کے سب سے نزدیکی دوست کو چھوڑ دینا قابلِ برداشت نہیں ہے۔

حال ہی میں روس کی وزارتِ دفاع کے ترجمان کرنل ولنٹین آگرلٹسوف نے کہا کہ اقوامِ متحدہ کے عراق کے خلاف عائدہ شدہ تجارتی اور فوجی امداد پر پابندیوں کے باوجود روسی فوجی مشیر عراق میں رہیں گے اور اپنی ذمہ داریاں پوری کریں گے ـ انہوں نے کہا کہ عراق کے معاملے میں اپنی کشتیوں کو جلانے کا عمل ہمارے لئے غیر معقول ہوگا ـ اور یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ تعلق بنانا تعلق بگاڑنے سے بہت مشکل امر ہوتا ہے ـ

کرنل نے یہ تسلیم کیا کہ اقوامِ متحدہ اور مسٹر گورباچوف نے عراق کی مذمت کی ہے لیکن اتنے زیادہ تعلقات کو ختم کر کے زیرو پوزیشن پر آنا ہمارے لئے فی الحال بہت مشکل ہے۔ کرنل اگرلٹسوف کے بیان کے اثرات کو کم کرنے کیلئے روس کی خارجہ وزارت کے ایک ترجمان نے کہا کہ امریکیوں کا یہ خیال کہ عراق میں روسی مشیر ہزاروں میں ہیں غلط ہے ـ انہوں نے کہا کہ ان کی تعداد ۲۰۰ کے قریب ہے اور وہ نہ تو عراقی افواج کی تنظیم کر سکتے ہیں اور نہ ہی جنگ کی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں ـ لیکن امریکی محکمہ دفاع کا خیال ہے کہ یہ یقینی ہے کہ روسی مشیروں کے بغیر عراق کی اپنی مشینری کے استعمال کی استعداد بہت کم ہو جائے گی ـ ان کا خیال ہے کہ اگر روس اپنے مشیر واپس بلا لے تو عراق کے لئے زیادہ دیر کیلئے مسلسل فوجی کارروائی ناممکن ہو جائے گی ـ

روسی دفتر خارجہ کے نمائندے نے نیویارک ٹائمز میں شائع شدہ اس الزام کا سختی سے انکار کیا کہ شاید روس کو کافی عرصہ پہلے عراقی حملے کا علم ہو چکا تھا ـ اور بعید نہیں کہ روسی عملہ اس حملے کی منصوبہ بندی میں بھی ملوث رہا ہو ـ

مسٹر گورباچوف کی والدہ محترمہ

روس کی یہ روایت بھی رہی ہے کہ کبھی کسی کمیونسٹ پارٹی لیڈر اور اس کی فیملی کے بارے میں کوئی بات پریس کے ذریعے لوگوں تک نہیں پہنچنے پاتی ـ لیکن گورباچوف کی گلاسناسٹ پالیسی کی وجہ سے اب یہ روایت بھی ٹوٹ گئی ہے اور جرنلسٹوں نے صدر روس کی گھریلو زندگی کے متعلق بھی رپورٹیں چھاپنی شروع کر دی ہیں ـ اگرچہ مغربی دنیا میں یہ کوئی ایسی انوکھی یا اچنبھے کی بات نہیں اور مغربی پریس میں گورباچوف اور اس کی فیملی کے بارے میں بہت سی باتیں پہلے ہی چھپ چکی ہیں ـ اخبار

KOMSOMOLSKAYA PRAVDA

نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں مسٹر گورباچوف کی فیملی کے بارے میں ایک نہایت اعلیٰ سٹوری شائع کی ہے ـ پہلے صفحے پر شائع ہونے والے اس مضمون کی سرخی ہے ـ "صدر کا گھر" اس میں مسٹر گورباچوف کی جوانی کی ایک تصویر بھی چھاپی گئی ہے جس میں وہ ایک کھیت میں کام کرتے دکھائے گئے ہیں ـ

اخبار نے لکھا ہے کہ مسٹر میخائل گورباچوف کی ۷۹ سالہ والدہ ماریہ ابھی بھی اپنے گاؤں میں رہتی ہیں اور اپنی روٹی خود پکاتی ہیں ـ حالانکہ ان کے گاؤں میں ایک اجتماعی فارم بیکری کئی سال سے کام کر رہی ہے ـ اسی طرح وہ گھر کے دوسرے کام کاج بھی خود ہی کرتی ہیں ـ کچھ دیر پہلے تک ان کے پاس صرف ایک بلیک اینڈ وہائٹ ٹی وی سیٹ ہی تھا ـ لیکن اب حال ہی میں ان کو ایک کلر ٹی وی سیٹ مہیا کر دیا گیا ہے ـ لیکن اس کے لئے حکومت کو کوئی رقم خرچ کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی ـ

ان کو صرف ایک خاص امتیازی حق حاصل ہے اور وہ ہے کے ـ جی ـ بی کے ایجنٹوں کی موجودگی جو کہ ان کی حفاظت کے لئے متعین ہیں ـ لیکن یہ کے ـ جی ـ بی کے ایجنٹ صرف اس لئے متعین کئے گئے ہیں کہ وہ ان شہریوں سے ان کی حفاظت کر سکیں جو کہ ان کو اپنی عرضیاں دینے کی کوشش سے ان کو تنگ کرتے ہیں ـ لیکن اس کے علاوہ ہر کوئی ان سے مل سکتا ہے ـ صحافیوں کو بھی ان سے ملنے سے نہیں روکا جاتا ـ

کچھ ہی دیر پہلے ایک اخبار نے یہ بے پر کی اڑائی کہ مسز گورباچوف اپنا گاؤں والامکان بیچ کر ماسکو اپنے بیٹے کے پاس جا رہی ہیں ـ لیکن انہوں نے جلد ہی اس کی تردید کر دی اور اپنے پڑوسی اور پارٹی تنظیم کے سیکرٹری نکولائی ڈورو خوف سے کہا میں ماسکو کیوں جانے لگی ـ میں وہاں پہلے بھی رہ آئی ہوں ـ جیسا میرا بیٹا مجھے یہاں نہیں ملنے آتا میں وہاں بھی اس سے نہ مل سکوں گی ـ وہ صبح ۶ بجے گھر سے چلا جاتا ہے اور رات دیر گئے واپس آتا ہے ـ اس لئے میں اپنا گھر چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی ـ ۳½ سال پہلے گورباچوف آخری بار اپنے گاؤں گئے تھے اور اپنے گاؤں میں جہاں وہ پیدا ہوئے قیام کے دوران صرف ۴۰ منٹ کے لئے اپنے گھر کے اندر اپنی ماں کے پاس رہے اور صرف ۴۰ منٹ تک اپنے گاؤں کے لوگوں سے بات چیت کی ـ

COURTESY DAWN

لینن کا مجسمہ اتار دیا گیا

ماسکو کی آزاد نیوز ایجنسی انٹرفیکس نے بتایا ہے کہ روس کے سرکاری کارندوں نے سوویت جارجیا کے دارالحکومت تبلسی میں ۱۷/۸/۹۰ لینن کے ایک مجسمے کو اتار دیا ہے ـ

انٹرفیکس نے بتایا ہے کہ تقریباً ۲۰۰۰ مظاہرین نے سوویت یونین کے بانی کے مجسمے کو تباہ کرنے کی کوشش کی ـ پہلے تو انہوں نے اسکے ارد گرد پرانے ٹائر رکھ کر ان کو آگ لگا دی اور جب وہ اسمیں کامیاب نہ ہوئے تو ایک ٹریکٹر کے ذریعے اسکو گرانے کی کوشش کی اگرچہ سرکاری ذرائع نے اس مجسمے کو اتارنے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اس کو مرمت کے لئے اتارا گیا ہے

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

جب اس جگہ میں پہنچی جہاں بعد میں مسجد نبوی اور حضور ؐ کے حجرے تعمیر ہوئے تو وہاں بیٹھ گئی ـ پھر فوراً اٹھی ـ اور آگے کی طرف چلنے لگی ـ مگر چند قدم جا کر پھر لوٹ آئی ـ دوبارہ اسی جگہ پر بیٹھ گئی جہاں پہلے بیٹھی تھی ـ اس وقت حضور نے فرمایا ـ

یعنی ـ معلوم ہوتا ہے کہ خدائی مشیت کے مطابق یہی ہماری منزل ہے ـ

اور پھر دعا کرتے ہوئے اونٹنی سے نیچے اتر آئے اور یثرب کو اپنے مبارک قدموں سے برکت بخشی (وفاء الوفاء صفحہ ۱۸۳/۱۸۷) اور یہ مقدس شہر مدینۃ النبی ؐ کے نام سے موسوم ہونے لگا ـ

خادم الرسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان خوش نصیبوں میں سے تھے ـ جنہوں نے اس دن خدا کے رسول، نبیوں کے سرتاج اور رسولوں کے فخر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شاندار استقبال کیا تھا ـ آپ اس یادگار دن کے پرکیف اور روح پرور نظارے کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں کہ ـ

میں نے اپنی زندگی میں اس دن سے زیادہ نورانی اور حسین دن نہیں دیکھا ـ جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں قدم مبارک رکھے"

پھر فرماتے ہیں:

یعنی جس وقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے تو ہر چیز تاریک ہو گئی ـ مگر جب آپ داخلِ مدینہ ہوئے تو خدا کی قسم ہر چیز نور سے جگمگا اٹھی"۔

اور یہ قدیم نوشتہ پورا ہوا کہ:-

"جس پتھر کو معماروں نے رد کیا ـ وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا ـ یہ خداوند کی طرف سے اور ہماری نظر میں عجیب ہے"

(متی ۲۱/۴۲)

وہ جو توبہ کرینگے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کرے گا.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۶۵۲ :- میں فاطمہ NAIP OSPOS زوجہ انوار TAMPUBOLON پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت ۱۹۷۱ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) زمین واقع SEI SEPIH مالیتی ۱۰۶۰۰۰۰۰/- روپے (۲) تین عدد زیورات مالیتی ۲۸۰۰۰۰/- روپے (۳) ٹیلی ویژن مالیتی ۶۰۰۰۰/- روپے (۴) حق مہر ۳۰۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامتہ ۔ فاطمہ NAIPOSPOS انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ ZAINOEN یوسف انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۲ ۔ انوار SYAIFUL انڈونیشیا ۔

مسل نمبر ۲۷۶۵۳ :- میں MISS HENNY KHAERANI D/O H CHALID AHMAD. پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جاکرتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۳/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰۰۰/- روپے ماہوار مل رہے ہیں ۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامتہ ۔ MISS. HENNY KHAERANI انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ H. CHALID AHMAD والد موصیہ گواہ شد نمبر ۲ ۔ SYARIFUDDIN. B انڈونیشیا ۔

مسل نمبر ۲۷۶۵۴ :- میں قانتہ بصیر بنت بصیر احمد صاحب پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت ۲۰/۵/۸۱ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) گھڑی مالیتی ۴۶۰۰۰/- روپے (۲) ٹیپ ریکارڈ مالیتی ۹۱۰۰۰/- روپے (۳) دو طلائی انگوٹھیاں مالیتی ۴۰۰۰۰/- روپے ۔ میزان ۱۷۷۰۰۰/- اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامتہ ۔ قانتہ بصیر بنت بصیر احمد انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ بصیر احمد والد موصیہ ۔ گواہ شد نمبر ۲ محمد نوری انڈونیشیا ۔

مسل نمبر ۲۷۶۵۵ :- MRS. ANA NURUL ROCHANA W/O R PARWOTO پیشہ ٹیچر عمر ۴۹ سال بیعت ۱۲/۱/۵۷ ساکن انڈونیشیا ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۳/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) طلائی زیورات ۲۶.۵ گرام مالیتی ۵۹۶۰۲۵۰ روپے (۲) لاکٹ مع ہیرہ مالیتی ۲۵۰۰۰۰ روپے (۳) حق مہر ۵۰۰۰۰ روپے میزان ۸۹۶۰۲۵۰ روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامتہ ۔ ANA NURUL ROCHANA انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۱ شریف الدین بی انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ R. PARWOTO انڈونیشیا ۔

مسل نمبر ۲۷۶۵۶ :- میں CHADIDJAH بیوہ محمد ALMA پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال بیعت ۱۹۶۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۱۱/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) مکان مع زمین مالیتی ۹۰۰۰۰۰۰/- روپے (۲) ایک طلائی بریسلیٹ وزنی ۵ ماشہ ۱۴۰۰۰۰/- روپے ۔ (۳) ایک طلائی بریسلیٹ وزنی ۷ ماشہ ۱۹۶۰۰۰/- روپے (۴) لاکٹ مع ڈائمنڈ ۱۷۵۰۰۰ روپے (۵) جوڑی بالیاں مع ڈائمنڈ ۹۵۰۰۰ روپے (۶) انگوٹھی مع ڈائمنڈ ۵۵۰۰۰ روپے (۷) انگوٹھی مع ڈائمنڈ ۲۵۰۰۰ روپے (۸) حق مہر ۱۰۰۰۰۰ روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰۰/- روپے ماہوار مل رہے ہیں ۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامتہ ۔ CHADIDJAH انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۱ ۔ محمد نوری انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ نور الدین منان ۔

مسل نمبر ۲۷۶۵۷ :- MRS YAYU W/O SABAHA پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال بیعت ۶/۷/۷۶ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ حق مہر ۲۰۰۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت امداد مل رہے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامتہ MRS YAYU انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۱ اے قمر الدین انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۲ QUSOY انڈونیشیا ۔

نادار مریضوں کیلئے عطایا کی تحریک

فضل عمر ہسپتال ربوہ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں خدمت خلق کا ایک نیک نام ادارہ ہے ۔ اس ہسپتال میں سینکڑوں ہزاروں افراد بلا تمیز مذہب و ملت مفت علاج کی سہولت حاصل کرتے ہیں ۔ اس ہسپتال کو حضرت امام جماعت احمدیہ اس معیار کا ہسپتال بنانا چاہتے ہیں کہ ۔

"ساری دنیا میں اس روح اس کردار اور ظاہری باطنی معیار کا کوئی ہسپتال نہ ہو"

مستحق مریضوں کے مفت علاج کی یہ خدمتِ خلق ہمیشہ مخلصین جماعت احمدیہ کے عطایا پر منحصر رہی ہے ۔ مستحق مریضوں کی امداد کے لئے صدقہ کی رقوم احباب جماعت ہمیشہ بھیجتے رہتے ہیں ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ محتاج و ضرورت مند بندے کی مدد خالق دو جہاں کی مدد کے مترادف ہے ۔ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے ۔ موت کے منہ میں سسکتی ہوئی انسانیت کی خدمت سب سے عظیم صدقہ ہے ۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ عطایا برائے مستحق مریضان کی مد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ فضل عمر ہسپتال خدمتِ خلق کے کام کو جاری رکھ سکے ۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

محمد النصر محمود ابن زاہد محمود ملک
نور پور ضلع لاہور

مدثر احمد ابن منور احمد بٹ
بیت احمدیہ عالم گڑھ ضلع گجرات

ہارون احمد ابن رفیع احمد
علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ محلہ حیدر آباد

قدسیہ فضیلت بنت قریشی
محمد فضل اللہ قادیان ۔ انڈیا ۔

علی انتصار ابن انتصار احمد
۳۰۲ بی ۔ گل گشت کالونی ملتان

مسعود احمد طاہر ابن ۔ ایم ایس ناصر
چندر کے جٹاں براستہ بڈوملہی (سیالکوٹ)

مباہل احمد ولد منصور احمد بیسیل سٹور
یونٹ ۶ ۔ لطیف آباد ۔ حیدر آباد

محبوب احمد ابن مبارک احمد سملیہ
قادیان ۔ انڈیا ۔

محمد انعام الحق ابن محمد اکرام الحق
رتن باغ نزد میو ہسپتال لاہور

2/16

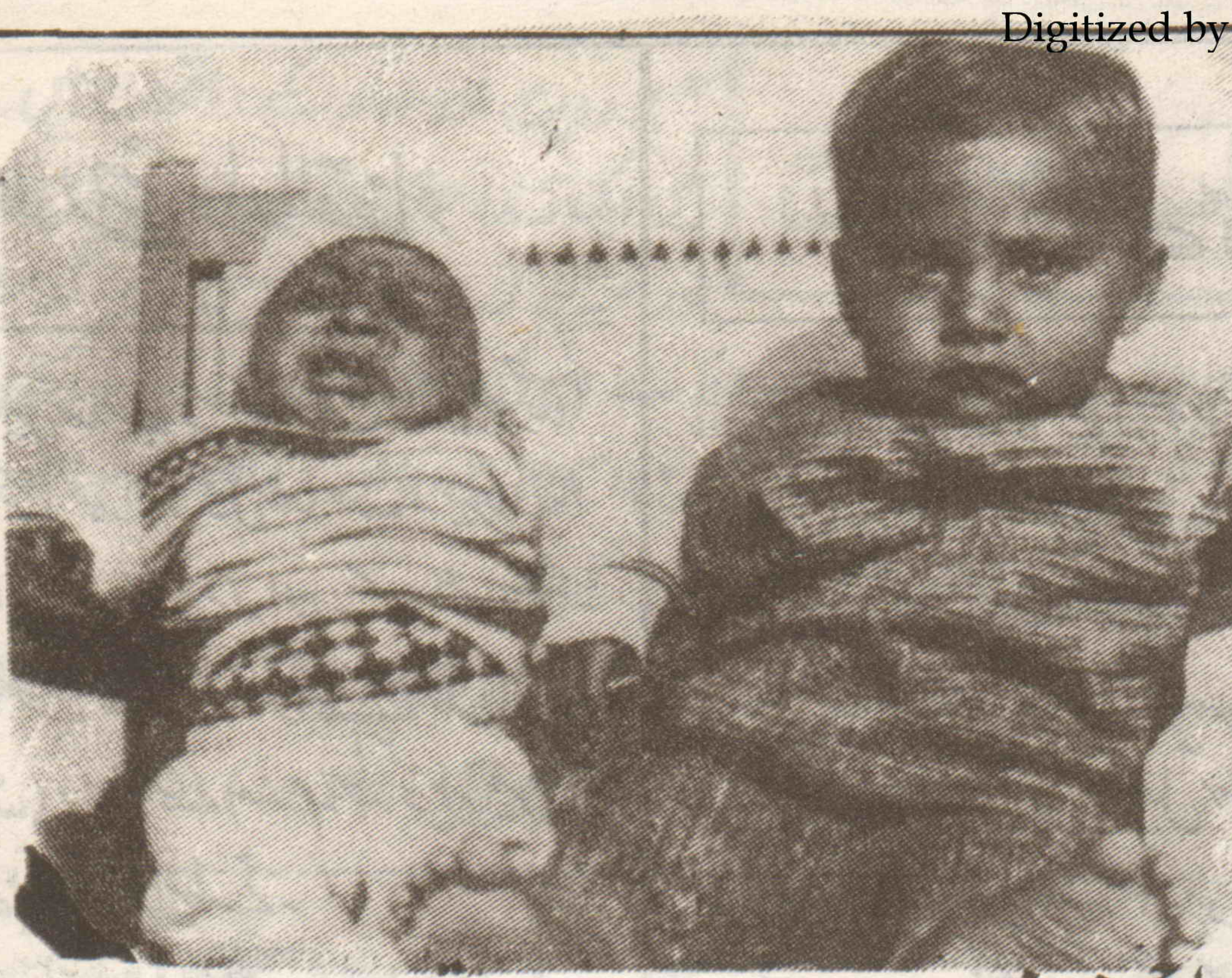

احسن رضا ابن عبدالستار
ہڈیارہ ضلع لاہور

تصور رضا ابن عبدالستار
ہڈیارہ ضلع لاہور

ظہیر الدین ابن غلام احمد قادر
مربی سلسلہ کالابن لوہار کہ ضلع راجوری جموں

خیام احمد ابن شیخ منیر احمد ۳۶/ج
کہکشاں کالونی جڑانوالہ روڈ فیصل آباد

سنعیط سلطان محمود ابن ملک
مجید احمد ۱۱/۱ دارالیمن وسطی ربوہ

رضوان احمد نعیم اللہ ابن نعیم اللہ
ٹھکر محلہ بلیاہ کوٹلی آزاد کشمیر

صباحت النور بنت حفیظ اللہ صاحب
دارالرحمت شرقی ربوہ

محمد فراز اعجاز ابن اعجاز احمد انور
مجلس صدر کراچی

احتشام احمد ابن منیر احمد صاحب
عقب ہسپتال ربوہ

ثوبیہ جمیل بنت مکرم چوہدری محمد جمیل صاحب
وڈاپچ ٹاؤن ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان دار القضاء

(محمد اسماعیل صاحب وغیرہ بابت ترکہ فقیر محمد صاحب)

مکرم محمد اسماعیل صاحب وغیرہ ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم فقیر محمد صاحب کا ترکہ مکان ۲۳/۲۱ محلہ دار الرحمت شرقی (الف) ربوہ ان کے مندرجہ ذیل تینوں بیٹوں کے منتقل کیا جائے۔

۱۔ محمد اسماعیل صاحب (بیٹا)
۲۔ بشیر احمد صاحب ״
۳۔ نذیر احمد صاحب ״

مذکورہ بالا درخواست کے مطابق موصوف کی تینوں بیٹیاں اپنے بھائیوں کے حق میں دستبردار ہو چکی ہیں۔ اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دار القضاء میں اطلاع دے۔"

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اعلان گمشدگی

میرا ڈرائیونگ لائسنس اور ایک عدد I.F.C کمپنی کا کارڈ اور شناختی کارڈ کی فوٹو سٹیٹ جس پر رسول پور تارڑ کا پتہ درج ہے کہیں گر گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ملیں تو حسب ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

منور احمد قمر حافظ آبادی ولد مکرم بشیر احمد صاحب
۹/۱۳، دار الیمن شرقی ربوہ

ربوہ میں آپکے قدیمی احمدی جیولرز
محمود جیولرز
گولبازار ربوہ
فون ۶۸۱ / ۶۸۲

بقیہ: ص ۶ سے آگے

انسان کا عمل ہوگا خواہ اچھا ہو خواہ برا ہو اور جیسا عمل ہوگا ویسا ہی اس کا پھل ملے گا۔ جیسے تم ہر روز دنیا میں دیکھتے ہو کہ ایک زمیندار گیہوں کے بیج بو کر جو یا جو بو کر گنے کا پھل نہیں لے سکتا پس اسی طرح پر جیسے عمل ہوں گے بدلہ ان کے ہی موافق اور رنگ کا ہوگا یہی سچی بات ہے کہ بھلے کام کا پھل دنیا اچھا اٹھاتی ہے۔ پس یہ بات ضرور ضرور یاد رکھو کہ حق کی خاطر انسان عداوتیں اور دشمنیاں کرتا ہے اور مکر و فریب اور کیا کیا شرارتیں کرتا ہے وہ اس آخری ساعت میں اس کے ساتھ نہ جائیں گی۔ اکیلا ہی آیا ہے اور اکیلا ہی چلا جائے گا۔ بادشاہوں کی بادشاہت، امیروں کی امارت، دوستوں کی دوستی۔ کنبہ گھر۔ پڑوس گاؤں اور سارے شہر کے رشتہ دار یہیں رہ جاتے ہیں۔ پس ان ساری باتوں کو غور کرو۔ اور موت کی آنے والی اور یقیناً آنے والی اور نہ ٹلنے والی گھڑی کا خیال رکھو اور اس خیال کے ساتھ ہی کل کا فکر آج کرو۔ اور اپنے اعمال کا محاسبہ اور پڑتال کر لو۔ کیونکہ نیک بدلہ تب ہی ملے گا جب کہ اعمال بھی نیک ہوں گے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۷ جنوری ۱۸۹۹ء)

حنیف ہومیو پیتھک کلینک
۱۷۶۔ بینک سکوائر مارکیٹ نزد شیزان بیکری ماڈل ٹاؤن لاہور
موسم گرما کے اوقات کار
اتوار سے جمعرات تک صبح ۹ بجے سے ۱/۲ ۱ بجے
شام ۶ بجے سے ۱/۲ ۸ بجے تک
جمعہ کو صرف صبح اور ہر ہفتے کو صرف شام کے وقت دواخانہ کھلا ہوگا۔
خاکسار ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

خبریں

ملکی خبریں

○ اسلامی جمہوری اتحاد کا سربراہی اجلاس ۲۰ ستمبر کو لاہور میں طلب کر لیا گیا ہے۔ جسمیں اسلامی جمہوری اتحاد میں شامل سیاسی جماعتوں کے درمیان ٹکٹوں کی تقسیم کے سلسلے میں جو اختلافات پیدا ہو گئے ہیں ان پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔

○ وفاقی وزیر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ آئین کی رو سے نگران حکومت استعفیٰ نہیں دے سکتی لیکن اگر یہ حکومت ۲۴ اکتوبر کو الیکشن کرانے کا وعدہ پورا نہیں کرتی تو پھر اسے مستعفی ہو جانا چاہیئے۔

○ دفتر خارجہ نے پاکستان میں متعین امریکی سفیر رابرٹ اوکلے کی اس تقریر کا متن طلب کر لیا ہے جسمیں انہوں نے کہا تھا کہ احتساب ۱۹۸۵ء سے ہونا چاہیئے۔

○ کویت میں گھرے ہوئے ۵۰۰ پاکستانی ریلوے کی ایک خصوصی ٹرین کے ذریعہ لاہور پہنچ گئے ہیں۔ یہ لٹے پٹے پاکستانی جب لاہور ریلوے سٹیشن پر ٹرین سے اترے تو لوگ آبدیدہ ہو گئے۔

○ آل پنجاب نمبرداران یونین کے ایک بڑے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے نگران وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں نے نمبرداروں کے لئے متعدد مراعات کا اعلان کیا ہے۔ اعلان کیمطابق نہری علاقوں میں نمبرداروں کی آبیانہ کی وصولی کی شرح میں سے حصہ جو کہ پہلے ۳ فیصد تھا بڑھا کر ۶ فیصد کر دیا گیا ہے۔ پنجاب بھر میں مالیہ کی وصولی شرح پنجتورہ جو کہ پانچ فیصد تھا۔ کو دس فیصد کر دیا ہے اسکے علاوہ دیہات میں عشر کی وصولی میں مقامی عشر کمیٹیوں میں نمبرداروں کو بھی شامل کیا جا رہا ہے۔ ساتھ ہی نگران وزیر اعلیٰ نے نمبرداروں سے اس خواہش کا اظہار بھی کیا ہے کہ نمبردار ۲۴ اکتوبر کو پیپلز پارٹی کو برسر اقتدار آنے سے روکنے کیلئے اہم کردار ادا کریں گے۔

○ وفاقی حکومت معزول حکومت کے وزیر مسٹر جہانگیر بدر کے خلاف صدارتی ریفرنس کو لاہور کے خصوصی ٹریبونل کی جانب سے واپس صدر مملکت کو ارسال کرنے کی کارروائی کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرے گی۔

غیر ملکی خبریں

○ کویت سے خصوصی ٹرین کے ذریعہ لاہور پہنچنے والے افراد نے بتایا کہ فیملی والے افراد کویت میں ہی ہیں اور وہ عورتوں اور بچوں کے ہمراہ صحرائی سفر کیلئے تیار نہ تھے۔ بعض مسافروں نے بتایا کہ وہاں عورتیں اور بچے خاصے خوف و ہراس میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور عورتیں خصوصاً روتی رہتی ہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں تشدد کے مختلف واقعات میں ۱۰ افراد ہلاک کر دیئے گئے۔ جبکہ بھارتی فوجیوں نے مقبوضہ علاقے میں گھر گھر تلاشی کے دوران ۵۰ حریت پسندوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

○ عراق کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کے صدر جارج بش پر کھلے عام غائبانہ مقدمہ چلایا جائے گا۔ ان پر عرب ملکوں کے خلاف مجرمانہ کارروائیاں کرنے اور عراق کی ناکہ بندی کرنیکا الزام عائد کیا گیا ہے۔ جسکے نتیجے میں کھانے پینے کا سامان، دوائیں اور بچوں کیلئے دودھ لانے میں رکاوٹ پیدا ہوئی ہے۔ اخبار ٹائمز آف انڈیا میں شائع شدہ اس خبر میں کہا گیا ہے کہ اس اقدام کی مثال اس سے پہلے نہیں ملتی۔ عراقی وکلاء کی انجمن نے کہا ہے کہ مقدمے کی کارروائی میں اردن لیبیا یمن، تیونس، الجزائر، موریطانیہ اور فلسطین کے ماہرین قانون اور انسانی حقوق کی تنظیمیں بھی حصہ لیں گی۔

پتہ

داخلہ جاری ہے
آپ کے بہترین مستقبل میں آپ کا معاون
انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس میں داخلہ جاری ہے
پتہ :- ریلوے روڈ گلی نمبر 1 دار الرحمت شرقی (الف) ربوہ